السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم! امید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی خیریت کیلئے دعاگو ہوں

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام ان مسائل کے بارے میں کہ!

بندہ جب اپنے گھر والوں کیساتھ کراچی سے صوبہ خیبر پختونخوا جاتا ہے تو ترتیب اس طرح ہوتی ہے کہ بعض مرتبہ پشاور میں اترتے ہیں، اور بعض مرتبہ مردان میں اترتے ہیں اور اسی طرح کبھی پشاور میں اترتے ہی دوسری گاڑی سے ڈائریکٹ مہمند ایجنسی جاتے ہیں یعنی پہلا مطلوبہ مقام کبھی کبھی مختلف ہوتا ہے۔ ہمارا آبائی علاقہ مہمند ایجنسی کے ایک علاقے پیدمنٹی کے ایک چھوٹا گاؤں ہے جہاں ہمارے دادا (مرحوم) کی ایک چھوٹی سی زمین بھی ہے جو کہ اب میرے والد و چچا وغیرہ کی وراثت میں ہے۔ دادا (مرحوم) کراچی آئے اور یہاں اپنا کاروبار کیا اور اپنی ذاتی بلڈنگ بنائی اور ہم تقریباً ساٹھ (۶۰) سال سے ہم کراچی میں ہی مقیم ہیں اور آبائی گاؤں میں مستقل رہنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں خصوصاً بندہ کا اور بندہ کے بہن اور بھائیوں کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آبائی علاقے میں شادی یا غمی وغیرہ کی تقریبات میں جانا ہوتا ہے یا پھر اپنے عزیز و رشتہ داروں سے ملنے کیلئے جانا ہوتا ہے یا پھر قوم و قبیلے کے کسی اہم کام و مسئلے کیلئے آبائی علاقہ جانا ہوتا ہے۔ اب اس ساری تفصیل و وضاحت کے بعد سفر کے متعلق کچھ باتیں معلوم کرنی ہے تاکہ کوئی پریشانی پیش نہ آئے۔

(۱) ۔۔۔ کراچی سے ڈائریکٹ پشاور پہنچ کر یا ڈائریکٹ مردان یا چارسدہ پہنچ کر وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرکے یا شک کی کیفیت ہوتی ہے مطلوبہ جگہ سکونت کے بعد مہمند ایجنسی جانا ہوتا ہے اور پھر وہاں بھی پندرہ دن سے کم کا ارادہ ہوتا ہے یا شک کی کیفیت ہوتی ہے اور پھر وہاں سے واپس پشاور یا مردان وغیرہ آنا ہوتا ہے اور واپسی پر بھی پندرہ دنوں سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ تمام جگہوں اور راستوں میں مسافر رہیں گے اور نمازوں میں قصر کرنا ہوگا؟ (۲) ۔۔۔ پشاور میں اتر کر آرام و پندرہ دن سے کم سکونت کے بعد مہمند ایجنسی پہنچ کر بعض مرتبہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہوتا ہے یا شک کی کیفیت ہوتی ہے اور بعض مرتبہ پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہوتا اور پھر یہاں سے دیگر جگہوں (پشاور، چارسدہ اور مردان وغیرہ) جانا ہوتا ہے اور ہر جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی یا شک کی کیفیت ہوتی ہے اب مذکورہ جگہوں میں اکثر دو مقامات کے درمیان ۴۸/۷۷ کلومیٹر سے کم مسافت ہوتی ہے لہٰذا مذکورہ صورت اور جگہوں میں مسافر رہیں گے اور نمازوں میں قصر کریں گے؟ (۳) ۔۔۔ پشاور یا مردان میں پندرہ دن سے کم سکونت کے بعد مہمند ایجنسی پہنچ کر پھر وہاں بعض مرتبہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے

جاری ہے ۔ ۔ ۔

Scanned by CamScanner

Date: ....

کا ارادہ ہوتا ہے اور بعض مرتبہ پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہوتا ہے پھر اس کے بعد کچھ
خواتین اور بچوں کو ساتھ لیکر اور کچھ خواتین اور بچوں وغیرہ کو وہیں مہمند ایجنسی میں چھوڑ کر
پشاور، مردان یا چارسدہ وغیرہ کیلئے نکلنا ہوتا ہے اب مہمند ایجنسی میں ہم نے پندرہ دن سے
کم کی نیت اگر کی ہوتی ہے تو ہماری مطلوبہ جگہ سے واپسی تک وہ خواتین اور بچے بعض مرتبہ
پندرہ دن یا اس سے بھی زیادہ دنوں تک وہیں مہمند ایجنسی میں رہتے ہیں تو یہ خواتین اور بچے
نیت کے تابع ہوتے ہوئے پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی صورت میں بھی نمازیں قصر کریں گے
یا اس صورت میں چونکہ انہیں ایک ہی جگہ پندرہ یا زیادہ دن رہنا ہے تو وہ نماز میں اتمام کریں گے؟

(۴) ــــ بالفرض ہمارا آبائی وطن بھی وطن اصلی ہو تو اس صورت میں مطلق مہمند ایجنسی میں
داخل ہوتے ہی مقیم بن جائیں گے اور نمازیں بھی پوری پڑھیں گے مثلاً بندہ کا سسرال مہمند ایجنسی
کے ایک علاقے گندھاب میں ہے اور آبائی گاؤں مہمند ایجنسی کے ایک علاقے بیدمنی میں ہے اور
گندھاب اور بیدمنی میں گاڑی کے زریعہ کم و بیش سوا گھنٹے کی مسافت ہے تو بندہ گندھاب
میں مسافر ہوگا اور نمازیں قصر کیساتھ پڑھنی ہوں گی؟

(۵) ایک شخص اپنے شہر یا گاؤں سے دوسرے شہر جاتا ہے لیکن مسافت ۴۸/۷۷ کلومیٹر سے
کم بنتی ہے تو اس صورت میں دوسرے شہر جانے کی وجہ سے راستے بھر میں اور دوسرے شہر
پہنچنے کے بعد بھی نماز میں قصر کرے گا یا چونکہ شرعی مسافت ۴۸/۷۷ کلومیٹر سے کم مسافت
طے ہوئی ہے لہٰذا دوسرے شہر جانے کے باوجود بھی مقیم رہے گا اور نمازوں میں اتمام کرے گا؟

(۶) ایک شخص یا کچھ افراد ۴۸، ۷۷ کلومیٹر یا زیادہ کی مسافت طے کر کے کسی جگہ
جاتے ہیں اور وہاں یہ شخص یا افراد صرف دو قصبوں یا گاؤں میں تقریباً
تین مہینے کا وقت گزارتے ہیں ایک سے دوسرے قصبے یا گاؤں میں جب بھی
جاتے ہیں وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرتے ہیں یا پھر شک میں
ہوتے ہیں تو مذکورہ صورت میں صرف دو قصبوں یا گاؤں میں برابر
تین مہینے تک مسافر ہی رہیں گے اور نمازیں قصر کر کے پڑھیں گے؟ یعنی مذکورہ
صرف دو ہی قصبوں یا گاؤں میں سے ہر ایک گاؤں یا قصبہ میں کئی کئی چکر
لگاتے ہیں لیکن نیت پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی ہوتی ہے یا پھر شک میں ہوتے ہیں؟

دار الافتاء

المستفتی: محمد ابراہیم، ناظم آباد بلاک نمبر ۲، کراچی

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔۔۔صورت مسئولہ میں اگر واقعۃً آپ لوگوں نے اپنے آبائی وطن کو مستقل طور پر چھوڑ دیا ہے اور وہاں آباد ہونے کا ارادہ مکمل طور پر ختم کردیا ہے تو آپ لوگ اپنے آبائی وطن اور دیگر مقامات نیز راستوں میں مسافر شمار ہونگے اور چار رکعت والی فرضوں میں قصر کرینگے، البتہ اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو پھر آپ لوگ مکمل نماز پڑھیں گے۔

لما فی الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۲/ ۱۳۱)

> قال في شرح المنية: ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل لا يصير مقيما، وقيل يصير مقيما؛ وهو الأوجه ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته في إحداهما وبقي له فيها دور وعقار قيل لا يبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار كما لو تأهل ببلدة واستقرت سكنا له وليس له فيها دار وقيل تبقى.
>
> اھ۔

(۲،۳)۔۔۔صورتِ مسؤلہ میں اگر مہمند ایجنسی پہنچ کر وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ کرلیں تو آپ وہاں مقیم ہو جائینگے ،لہذا وہاں آپ پوری نماز پڑھینگے،خواہ تنہا نماز پڑھیں یا مقامی امام کے پیچھے نماز پڑھیں،اور جب تک آپ مہمند ایجنسی سے مسافتِ سفر پر نہیں جائینگے تو آپ اتمام ہی کرینگے۔

اور اگر آپ مہمند ایجنسی میں پندرہ دن سے کم کی نیت کرتے ہیں تو اس صورت میں تمام جگہوں پر آپ قصر ہی پڑھینگے، نیز خواتین اور بچوں کا بھی یہی حکم ہے۔

(۴)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق مذکورہ صورت میں آپکا وطن اصلی اب کراچی ہے اور آپکا آبائی علاقہ وطنِ اصلی نہیں رہا ہے ؛کیونکہ وطن کا دارومدار مستقل سکونت اختیار کرنے اور مکمل طور پر چھوڑ دینے پر ہے، لہذا اگر آپ لوگوں نے مہمند ایجنسی کی رہائش کو ختم کردیا ہے اور اس میں مستقل رہنے کا ارادہ بھی نہیں ہے تو اگر آپ لوگ پندرہ دن سے کم قیام کی نیت سے اپنے آبائی گاؤں جائیں گے تو مسافر شمار ہوں گے اور قصر نماز پڑھیں گے، البتہ اگر مرد حضرات مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو پھر مکمل نماز پڑھیں گے جیسا کہ اوپر نمبر (۱) میں تفصیل آچکی ہے۔(مأخذہٗ التبویب ۸۷۱/۸۶)

(۵)۔۔۔اپنے شہر یا گاؤں سے شرعی مسافت (۲۴-۷۷ کلومیٹر) سے کم پر سفر کرنے کی صورت میں راستے اور منزل مقصود پر پہنچ کر بھی پوری نماز پڑھنی ہوگی۔

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

(۶)۔۔۔ سوال میں مذکور شخص یا افراد کی چونکہ کسی قصبہ یا گاؤں میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں ہوتی یا وہ متردد رہتے ہیں، لہٰذا وہ مسافر ہی رہیں گے، اور مقامی امام کی اقتداء نماز پڑھنے کی صورت میں پوری نماز اور تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں قصر کرینگے۔

لما فی الدر المختار – (۲ / ۱۳۱)

(الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه(يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما (لا غير

وفی حاشیة ابن عابدین تحته

(قوله إذا لم يبق له بالأول أهل) أي وإن بقي له فيه عقار قال في النهر: ولو نقل أهله ومتاعه وله دور في البلد لا تبقى وطنا له وقيل تبقى كذا في المحيط وغيره.

وفی الفتاوی الهندية – (۱ / ۱۴۲)

ولو انتقل بأهله ومتاعه إلى بلد وبقي له دور وعقار في الأول قيل بقي الأول وطنا له وإليه أشار محمد رحمه الله تعالى في الكتاب كذا في الزاهدي.............

والله تعالى أعلم

محمد تقی رنگونی، عزیر طارق بلوانی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/ ذوالحجۃ/ ۱۴۳۷ھ

دار الافتاء

۱۲/۱۸۳۱

۲۸/۱۲/۳۷

الجواب صحیح

بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/ ذوالحجۃ/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۶/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی عنہ

۲۶/۱۲/۱۴۳۷ھ

نائب مفتی

Scanned by CamScanner